Darul Iftaa
Madrasah Ariful Uloom
ST-11,Metrovil-3,Block"1" Scheme "33"Gulzar-e-Hijri Karachi
www.arifululoom.com
arifululoom1990@gmail.com
www.facebook.com/madarsarifuloom
Contact No 0322-6444659 0333-6444659
MADARSA ARIF UL ULOOM
دارالافتاء
مدرسہ عارف العلوم رجسٹرڈ کراچی پاکستان
ایس ٹی۔۱۱ میٹروول ۳ اسکیم ۳۳ گلزار ہجری کراچی
رابطہ نمبر 0322-6444659 0333-6444659

سوال: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت مفتی صاحب میں اپنے خاوند کے پاس بیٹھی ہوئی تھی اور میری بیٹی کے رشتے کی بات ہو رہی تھی اور میں نے اپنے خاوند کو کہا کہ شریعت یہ کہتی ہے اور اسلام بھی یہ کہتا ہے کہ رشتہ کرتے ہوئے بیٹی اور بیٹے کی مرضی کو پوچھیں شریعت اس چیز کی اجازت دیتی ہے تو آگے سے میرے خاوند نے کہا کہ اپ کا اسلام وڑ گیا ماں کی............... میں

نوٹ

خالی جگہ پر انہوں نے عورت کے مخصوص حصے کا نام لیا تھا کیا یہ بات کرنے کے بعد میرا خاوند دائرہ اسلام میں رہا ہے اور میرا نکاح اس کے ساتھ موجود ہے پلیز قران وحدیث کی روشنی میں اس کا جواب دیں ؟

سائل:

الجواب حامداو مصلیاو مسلما

واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا انکار، استہزاء یا استخفاف کرنا، یا کسی بھی نبی علیہ السلام کی توہین کرنا، یا دین و شریعت کا مذاق اڑانا، یا دین کی توہین کرنا، گالی دینا یا دین اسلام کے بارے میں نازیبا کلمات کہنے سے انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

صورت مسؤلہ میں سائلہ نے جب اپنے شوہر کے سامنے دین اسلام کے حکم کی بات کی تو اس کے جواب میں سائلہ کے شوہر نے بہت ہی گستاخانہ اور نازیبا جملہ کہا کہ "آپ کا اسلام وڑ گیا ماں کی۔۔۔۔۔ میں" (خالی جگہ میں عورت کے عضو مخصوص کا نام لیا تھا) تو یہ جملہ کہتے ہی سائلہ کا شوہر دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا ہے، اس پر ضروری ہے کہ توبہ واستغفار کے ساتھ ساتھ ایمان اور نکاح کی تجدید بھی کرے۔ تجدید ایمان کے لئے کلمہ شہادت صدق دل کے ساتھ پڑھے، اور تجدید نکاح کے لئے گواہوں کی موجودگی میں نئے مہر کے ساتھ ایجاب وقبول کیا جائے۔

دارالافتاء مدرسہ عارف العلوم ٹرسٹ ایس ٹی ۱۱، میٹروول ۲، اسکیم ۳۳ گلشن اقبال، کراچی

فتاوی ہندیہ میں ہے:

رَجُلٌ قَالَ لِخَصْمِهِ: اذْهَبْ مَعِي إلَى الشَّرْعِ، أَوْ قَالَ بِالْفَارِسِيَّةِ: بامن بشرع رو وَقَالَ خَصْمُهُ: بياده ببارتا بِرُومِ بِي جبر نروم يَكْفُرُ؛ لِأَنَّهُ عَانَدَ الشَّرْعَ، وَلَوْ قَالَ بامن بِقَاضِي رو، وَبَاقِي الْمَسْأَلَةِ بِحَالِهَا لَا يَكْفُرُ، وَلَوْ قَالَ: بامن شريعت واين حِيَلهَا سُود ندارد، أَوْ قَالَ: بيش نرود، أَوْ قَالَ: مُرَاد بوس هست شريعت جكنم، فَهَذَا كُلُّهُ كُفْرٌ وَلَوْ قَالَ: آن وَقْت كه سيم ستدى شريعت وَقَاضِي كجابود، يَكْفُرُ أَيْضًا، وَمِنْ الْمُتَأَخِّرِينَ مَنْ قَالَ: إنْ عَنَى بِهِ قَاضِيَ الْبَلْدَةِ لَا يَكْفُرُ وَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِغَيْرِهِ: حُكْمُ الشَّرْعِ فِي هَذِهِ الْحَادِثَةِ كَذَا فَقَالَ ذَلِكَ الْغَيْرُ: مِنْ برسم كَارِ ميكنم نُهْ بشرع يَكْفُرُ عِنْدَ بَعْضِ الْمَشَايِخِ رَحِمَهُمْ اللَّهُ تَعَالَى وَفِي مَجْمُوعِ النَّوَازِلِ قَالَ رَجُلٌ لِامْرَأَتِهِ: مَا تَقُولِينَ

أيش حُكْم الشَّرْع فَتَجَشَّأَتْ جُشَاءً عَالِيًا فَقَالَتْ: اينك شرع را فَقَدْ كَفَرَتْ وَبَانَتْ مِنْ زَوْجِهَا كَذَا فِي الْمُحِيطِ

(كتاب السير الباب التاسع مطلب فی موجبات الکفر، منہا مایتعلق بالعلم والعلماء 2/271 ط رشیدیہ)

دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے فتاوی میں ہے:

اصولی طور پر یہ سمجھ لیجیے کہ جن الفاظ میں ضروریاتِ دین میں سے کسی بات کا انکار یا اعتراض ہو یا صریح حکمِ الٰہی کو تبدیل کر کے بیان کیا جائے یا دین کے کسی بھی حکم یا بات کا استہزا و مذاق اڑایا جائے، اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات وصفات میں سے کسی کا انکار، اعتراض، استہزا یا استخفاف ہو، یا کسی نبی علیہ السلام کی توہین و گستاخی یا استخفاف ہو، وغیرہ۔ اس قسم کے الفاظ کہنے سے (العیاذ باللہ) کفر ثابت ہو جاتا ہے۔

(کفریہ الفاظ کیا ہیں؟ فتوی نمبر: 144103200729)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

دارالافتاء مدرسہ عارف العلوم کراچی

16 رجب المرجب 1445ھ / 28 جنوری 2024ء

فتویٰ نمبر: 366